رمضان بڑے انعامات اور بڑے خوف کا مہینہ ہے

(فرمودہ ۲۹-اگست ۱۹۱۳ء- بمقام قادیان)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ زمر کے رکوع ۲ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں- ایک وہ جو خداتعالیٰ کا خوف نہیں کرتے- نہ اس کے ساتھ تعلق 'نہ اس کا ادب' نہ اس کا رُعب' نہ اس سے محبت و پیار غرض کچھ بھی نہیں- صَرِیْحًا اللہ تعالیٰ کے احکام کے منکر ہوتے ہیں- اعتقادی طور پر نہ ہوں تو عملی طور پر-

دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو منکر تو نہیں ہوتے مگر ان کے اعمال کی بنیاد خُدا کے تقویٰ پر نہیں ہوتی وہ دین کا اتباع کرتے ہیں مگر نہیں کرتے- نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہیں پڑھتے' روزے رکھتے ہیں مگر نہیں رکھتے' حج کرتے ہیں مگر نہیں کرتے' زکوٰۃ دیتے ہیں مگر نہیں دیتے' ان کے افعال عادتاً ہوتے ہیں- مثلاً ہزاروں مسلمان ہیں جو کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ پڑھتے ہیں اور بعد میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہیں- مگر جس وقت وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہیں' کیا حقیقت میں ان کا دل جوش محبت الٰہی میں بھرا ہوا ہوتا ہے- کیا ان میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کھانا خدا کا فضل ہے- اگر اس کی عنایت شامل حال نہ ہوتی تو میرے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا کہ اس قسم کا کھانا تیار ہو گا- لقمہ توڑ کر منہ میں ڈال لینا تو آسان ہے مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ لقمہ کتنی محنتوں مصیبتوں اور کتنے آدمیوں کے عمل کے بعد اس صورت میں آیا ہے-اسی طرح مسلمان آپس میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے ہیں- مگر کیا سارے مسلمان اس کی حقیقت سے واقف ہیں اور ان کے دل میں وہی جذبہ اور وہی شوق

ہوتا ہے جس کے جتلانے کیلئے رسول کریم ﷺ نے یہ فقرہ جاری کیا تھا- اور کیا دوسرے بھائی کی نسبت یہ بھی خواہش موجزن ہوتی ہے کہ خدا اسے ہر شر سے بچائے' ہر قسم کی فتنہ پردازی کو دور کرے' وہ خدا جس کا نام سلام ہے اسے محفوظ رکھے- غرض ایسے بندے ہوتے ہیں جو اس طرح کام کرتے ہیں- روزہ رکھیں گے پیاسے اور بھوکے رہیں گے- نہایت پوشیدہ تعلقات کو ترک کردیں گے مگر جو حقیقت روزوں کی عِلّتِ غائی ہے اس کے حصول کی خواہش تک نہ کریں گے- تیسرا گروہ وہ ہے جو خدا کے خوف وخشیت کے ماتحت اپنے تمام اعمال کرتا ہے یہ لوگ نماز اس لئے نہیں پڑھتے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ نماز نہیں پڑھتے- اپنا جبینِ نیاز خدا کی درگاہ میں اس لئے نہیں رکھتے کہ لوگ انہیں بزرگ سمجھیں- بھوکے اس لئے نہیں رہتے کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو روزے رکھتے پایا- زکوٰۃ اسلئے نہیں دیتے کہ لوگ انہیں کہیں کہ یہ زکوٰۃ دیتے ہیں- حج اس لئے نہیں جاتے کہ لوگ انہیں حاجی کہیں- بلکہ ان کے تمام افعال اس ہستی کے خوش کرنے کیلئے ہوتے ہیں جو آسمان پر بڑے جلال کے ساتھ قائم ہے- یہی وہ لوگ ہیں جن کی عبادتیں قبول ہوں گی-

خداوند تعالیٰ اپنے بندوں کو فرماتا ہے کہ تم نے تو دعویٰ کیا ہے کہ ہم ایمان لائے- لیکن تم اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم دائم تقویٰ پر قائم نہ رہو اور اپنے رب کی خشیت تمہارے دلوں میں نہ ہو- رسمی نمازیں تو یہودی بھی پڑھتے ہیں- رسمی روزے تو ہندو بھی رکھتے ہیں بلکہ ہندو تو آٹھ رکھتے ہیں اور تین تین دن تک نہیں کھاتے- مگر کیا وہ ان روزوں کے بڑے انعام پائیں گے؟ نہیں' کیونکہ انہوں نے یہ کام تقویٰ اور فرمانبرداری کو مد نظر رکھ کر نہیں کیا بلکہ عادتاً یا رسماً ایسا کیا- پس تم غور کرو کہ اگر مہینے تک تم نے تکلیف بھی اٹھائی اور کچھ فائدہ بھی نہ اٹھایا یعنی اپنے اندر کچھ تبدیلی نہ کی تو خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ [1] کے سوا اور کیا ہے- یہ رمضان کا مہینہ بڑے انعامات کا بڑے خوف کا مہینہ ہے- پس تم رمضان سے پہلے پہلے فیصلہ کرکے اپنے نفسوں میں تبدیلی کرو اور اِتَّقُوْا رَبَّکُم [2] کے ارشاد کی تعمیل کرو- یہ جمعہ آخری جمعہ ہے- جمعے کا روز بڑی برکات کا روز ہوتا ہے- پھر یہ گھڑی بڑی بابرکت ہے جس میں خطیب خطبہ پڑھتا ہے- پس تم اس مبارک گھڑی میں عہد کرلو کہ ہماری نمازیں' ہمارے روزے' ہمارے سب عمل خدا کیلئے ہوں گے نہ کہ رسم وعادت کے طور پر- کون جانتا ہے کہ مجھے اگلا مہینہ ملے گا یا نہیں- شاید یہ دن آخری دن' یہ مہینہ آخری مہینہ' یہ سال

آخری سال ہو۔

زندگیوں کا کوئی اعتبار نہیں اس بابرکت گھڑی سے فائدہ اٹھاؤ۔ خداتعالیٰ رسم سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اس چیز سے خوش ہوتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ قربانی کرو کیونکہ خدا کے حضور قربانی کے سوا نہیں پہنچ سکتے۔ تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ تمام عملوں کی روح ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں' اپنی خواہشوں کو خدا کے حضور قربان کردینا۔ حضرت صاحب رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد سنایا کرتے تھے کہ ابوبکرؓ کو جو تم پر فضیلت ہے نماز اور روزے سے نہیں بلکہ اس شَے کی وجہ سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ ۳؎

ایک دفعہ ایک مسئلہ پیش ہوا۔ میں اس کافیصلہ اس طرح کرنا چاہتا تھا جس طرح خلیفۃالمسیح کا منشاء تھا۔ مگر ایک دوست مجھے باربار کہتا تھا کہ میاں صاحب تقویٰ کرو' تقویٰ کرو۔ آخر یہ بات خلیفۃالمسیح تک پہنچی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی عمرکا اپنی عمروں سے مقابلہ کرو۔ جب یہ ہمارے منشاء کو سمجھتا ہے تو آپ لوگوں کو جو بڑی عمر کے ہیں' اس سے زیادہ سمجھنا چاہیئے۔ غرض تقویٰ خواہش کی پیروی کانام نہیں بلکہ خداتعالیٰ کی فرمانبرداری کانام ہے۔ اگر خدا کی فرمانبرداری میں انہیں کچھ مشکلات ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری زمین بڑی وسیع ہے۔ یہ اجازت نہیں کہ اپنے بادشاہ کے خلاف تلواریں لے کر کھڑے ہوجاؤ بلکہ ہجرت کرجاؤ اور صبر سے کام لو کیونکہ صابروں کو بغیر حساب دینے کا جو وعدہ ہے وہ پوراپورا دیا جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کوارشاد فرماتا ہے کہ تو کہہ دے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بڑے خلوص کے ساتھ کروں اور اس کا فرمانبردار بنوں ۴؎ - جب خَاتَمَ النَّبِیّٖن کو یہ حکم ہے تو اور کون ہے جو عبادت سے مستثنیٰ ہوسکتاہے۔ خدا کی کامل اطاعت وکامل فرمانبرداری کا نمونہ حضور کی ذات بابرکات ہے۔ اسی واسطے حضرت عائشہ نے فرمایا۔ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ ۵؎ یعنی قرآن میں جس قدر باتوں کے کرنے کا حکم ہوا ہے وہ آپؐ کرتے تھے اورجس قدر باتوں سے منع کیاگیا وہ آپؐ نہیں کرتے تھے۔ کیسا پاک نمونہ ہے جو ہمارے لئے موجود ہے اورجس نمونے کو تازہ کرنے کیلئے اس صدی پر بھی ایک مأمور آیا۔ اور کیسی پاک تعلیم ہے جو قرآن مجید میں موجود ہے۔ عیسائی اگر شراب پئیں تو وہ معذور ہیں کیونکہ ان کا خداوند یسوع بھی شراب پیتا تھا ۶؎۔

وام مارگی ۷؎ اگر شراب اوربے حیائی کی باتیں کرتے ہیں توافسوس کی بات نہیں

کیونکہ ان کی تعلیم ہی ایسی ہے مگر مسلمان یہ کام کریں تو کتنے بڑے افسوس کی بات ہے کیونکہ قرآن کریم نے ان باتوں سے بڑی سختی سے روکا ہے۔ خدا تو رسول کریم ﷺ کو فرماتا ہے کہ تو کہہ دے کہ اگر میں نافرمانی کروں تو میں خدا کے عذاب سے ڈرتا ہوں تو پھر اور کون ہے جو الٰہی عذاب سے باوجود نافرمانی کے بچ سکتا ہے پس تم گندوں کو چھوڑدو اور ان سے یوں نکل جاؤ جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ جس طرح تم نے جمعہ کے دن ظاہری غسل کیا ہے اسی طرح اپنے باطن کو تمام آلائشوں سے صاف کرلو اور اپنی روح کو مُعطّر۔ کیونکہ خدا قدوس ہے اس کے حضور پاکبازوں کے سوا کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ خدا تمہیں توفیق دے رسول کریم ﷺ کے پاک نمونے پر چلنے کی' اسلام کی اتباع کی' خدا ہمارے اقوال و افعال کو ایک اور نیک کردے' خدا ہم سے راضی ہو ہم مسمان ہی جئیں' مسلمان ہی مریں اور مسلمان ہی اُٹھیں۔

(الفضل ۳۔ ستمبر ۱۹۱۳ء)

۱؎ الحج:۱۲　　　　۲؎ الزمر:۱۱

۳؎ نزھۃ المجالس مصنفہ شیخ عبدالرَّحمٰن الصفوری جلد ۲ صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ مصر

۴؎ الزُّمر:۱۲'۱۳

۵؎ مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۹۱'۲۱۶ المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۱۳ھ

۶؎ "ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں کہ دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی" (متی باب ۱۹ آیت ۱۱ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور مطبوعہ ۱۹۴۳ء)

۷؎ قدیم ہندوستان کا ایک بے راہ رَوفرقہ جو بقول دیانند سرسوتی شراب نوشی وزناکاری اور ماں بہن تک سے بدفعلی کو نجات کا ذریعہ گردانتے تھے۔ (ستیارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج باب ۱۱ صفحہ ۳۷۶ تا ۳۸۰ مطبوعہ لاہور ۱۸۹۹ء)